REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹ | بدھوار ۱۴ ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۹ھ | قیمت ۱ر

جلد ۳۸/۴ | ۲۷ تبوک ۱۳۲۹ ہش ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۲۱

اخبارِ احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۶ ستمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف کل کی نسبت قدرے کم ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں ـــــــــ

رتن باغ لاہور ۲۶ ستمبر حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا کے سر اور بدن میں درد ہے۔ احباب حضرت اماں جان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۲۶ ستمبر مکرم نواب محمد عبد اللہ خان کی طبیعت کل کی نسبت خدا کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جنوبی کوریا کے سابق دار الحکومت سیئول پر اقوام متحدہ کی فوجوں کا کامل قبضہ

کوریا کا محاذ جنگ ۲۶ ستمبر۔ آج اقوام متحدہ کی فوجوں کا جنوبی کوریا کے سابق دار الحکومت سیئول پر کامل قبضہ ہو گیا اور قدم قدم پر کمیونسٹوں کی طرف سے جو مزاحمت ہو رہی تھی وہ سرد پڑ گئی۔ اس دست بدست لڑائی میں غیر ذی مرکز کو خاص طور پر نقصان پہنچا ہے۔ شمالی کوریا کی فوجوں میں بھگدڑ مچی ہوئی ہے۔ اور وہ سرحد کی طرف بڑی تیزی سے بھاگ رہی ہیں۔ آج اتحادی فوجوں نے دیگر محاذوں پر پانچ اور شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اور ہر محاذ پر معمولی مزاحمت کے ساتھ پیشقدمی جاری رکھی۔

سکھر ۲۶ ستمبر سیلاب کا پانی اب پنج ند کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ آخری اطلاع کے مطابق آج پنجند اور مٹھن کوٹ اور کوٹری کے مقامات پر پانی چڑھ رہا ہے

لندن ۲۶ ستمبر جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل پر غور کرنے والی دولت مشترکہ کے ممبر ملکوں کی کانفرنس نے کل بڑے بڑے منصوبے بنانے والے ٹیکنیکل بورڈ کے قیام کا مسودہ منظور کر لیا

سیلاب کی روک تھام کیلئے کمیٹی کا تقرر

لاہور ۲۶ ستمبر حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ سید فدا حسین کمشنر لاہور ڈویژن کی صدارت میں سیلاب کی روک تھام اور امدادی تدابیر کے متعلق ایک جامع سکیم تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ خان بہادر ایم اے حمید سیکرٹری صیغہ آبپاشی۔ ایم اعظم سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی (بی اینڈ آر برانچ) کرنل ایس ایم کے ... ڈائرکٹر سپلائیز اینڈ ٹرانسپورٹ اور خواجہ محمد حسین ڈی آئی جی پولیس لاہور رینج اس کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ حالیہ سیلابوں کا اثر صوبے کے وسیع رقبوں پر ہوا ہے۔ لوگ بے اندازہ مصائب اور تکالیف میں گرفتار ہیں۔ ذرائع رسل و رسائل یعنی سڑکوں۔ ریلوں اور نہروں کو بے حد و حساب نقصان پہنچ چکا ہے۔ یہ کمیٹی اطلاعی نظام اور ساز و سامان مثلاً کشتیاں، ریت کی بوریاں، پتھر وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے پلان تیار کرے گی۔ یہ کمیٹی تمام سیلاب زدہ رقبوں کا بغور معائنہ کرے گی۔ اور مقامی افسروں۔ فنی ماہروں اور عوام کی رائے لینے کے بعد ایک مسودہ سکیم کی صورت میں اپنی سفارشات کو پیش کرے گی۔

صوبائی حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ ایک اعلیٰ اختیارات رکھنے والی ٹیکنیکل کمیٹی کی تشکیل کے لئے مرکزی حکومت کو کہا جائے۔ اس کمیٹی میں محکمہ مواصلات، دفاعی سروسوں اور صوبائی حکومت کے ماہرین شامل ہوں گے۔

سلامتی کونسل سے پاکستانی وفد کے قائد چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا مطالبہ

ریاست جموں و کشمیر میں جلد از جلد آزاد و غیر جانبدارانہ استصواب کرایا جائے

لیک سکسیس ۲۶ ستمبر۔ آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی وفد کے قائد آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ ریاست جموں و کشمیر میں بلا تاخیر جلد از جلد آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب کرانے کے لئے کوئی موثر کارروائی کرے۔ آپ نے کوریا کے معاملے میں اقوام متحدہ کے فوری اقدامات کو سراہا۔ اور اس امید کا اظہار کیا کہ وہ دوسرے معاملات میں بھی خصوصاً کشمیر کے معاملے میں فوری طور پر موثر اقدامات کر کے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گی۔ آپ نے آج پون گھنٹہ تک اس مسئلے پر تقریر کی۔ یاد رہے کہ آج رات سلامتی کونسل کے روبرو رسمی طور پر مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن کی ناکامی کی رپورٹ پیش ہو گی۔

سر اوون ڈکسن کی مکمل رپورٹ سے پتہ چلا ہے کہ اپنے اختیارات سے تجاوز کر کے سر اوون ڈکسن نے ہندوستان کو خوش کرنے کے لئے کئی پیشکشیں کیں لیکن پنڈت نہرو نے ہر بات کو کسی نہ کسی بہانے سے ٹھکرا دیا۔ پہلی تجویز ان کی یہ تھی۔ کہ استصواب کے دوران میں ڈوگرہ مہاراج کے ہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ہمراہ اقوام متحدہ کا ایک ایک نمائندہ مقرر رہے لیکن ہندوستان نے اسے ریاستی فرائض میں دخل اندازی گردانا۔ پھر سر ڈکسن نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ استصواب کے دوران میں چوہدری غلام عباس اور شیخ عبد اللہ کے سمجھوتے سے ایک ملی جلی حکومت قائم کر دی جائے جس کا صدر اقوام متحدہ کا نامزدہ رکن ہو۔ اور تیسری تجویز یہ تھی۔ کہ سارا نظام ہی اقوام متحدہ کے سپرد ہو لیکن ہندوستان ان میں سے کسی بات پر رضامند نہ ہوا۔ اس کے بعد سر اوون ڈکسن نے اپنی طرف سے تقسیم کی تجویز پیش کر دی۔ اس طرح کہ جن لوگوں کی رضامندی ظاہر ہو رہی ہے۔ ان کو چھوڑ کر باقی میں استصواب کرا لیا جائے۔ تو ہندوستان نے کہا۔ گلگت پاکستان کو دے دیا جائے۔ جموں ہندوستان کو عطا ہو اور مظفر آباد اور وادی میں استصواب کر لیا جائے۔ اس پر ڈکسن نے لکھا۔ کہ ہندوستان کا مطالبہ نامناسب اور اپنی حدود سے متجاوز ہے۔

اولاً پاکستان نے تقسیم سے متعلقہ ہر قسم کی کانفرنس میں شمولیت سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ یقین دلانے پر کہ اس کا مردم شماری پر اثر نہ پڑے گا۔ شامل کر لیا لیکن سر ڈکسن رپورٹ کے متعلق ہندوستان کا مطالبہ یہ تھا کہ پاکستان کو استصواب سے متعلقہ کسی شق میں بھی ہندوستان کے برابر تصور نہ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا۔ کہ اس وقت جب کشمیر پر ہندوستانی۔ ڈوگرہ مہاراج اور ملیشیا فوجوں کا قبضہ ہے۔ استصواب غیر جانبدارانہ کی امید عبث ہے۔

آخر میں آپ نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ ریاست کی قسمت کا فیصلہ تو بہر حال عوام کی رائے ہی سے ہو سکتا ہے لیکن اس میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ ہندوستان نے اس کے متعلق کچھ اور ہی تصورات قائم کر رکھے ہیں۔

درآمد و برآمد کا جائزہ

ڈھاکہ ۲۶ ستمبر۔ اس سال مشرقی پاکستان سے سمندر کے راستے جو سامان برآمد و درآمد کیا گیا۔ اس میں برآمد۔ درآمد کی نسبت ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپے زیادہ کی رہی۔ چاول اس سال داخلی طور پر ۶۳ ہزار ۹ سو ٹن اگایا گیا اور باہر سے ایک لاکھ ۲۶ ہزار ٹن منگوایا گیا۔ نمک کی حالت بھی سدھر رہی ہے

مختصرات

حیدر آباد (سندھ) ۲۶ ستمبر یو پی کے چھ ہزار مہاجرین کی جو نئی قسط واپس یعنی ہندوستان نے قبول کی ہے۔ ان میں سے ۹۶۰ مہاجرین کا پہلا قافلہ دس اکتوبر کو کھوکھرا پار سے روانہ ہو گا۔ (سٹار)

لندن ۲۶ ستمبر۔ افواہ ہے کہ جرمنی کے تمام امریکی ملازموں کے کنبوں کو بہت جلد نکال لیا جائے گا۔ غالباً یہ اقدام کسی متوقع روسی حملے کے پیش نظر کیا جا رہا ہے (سٹار)

مالٹا ۲۶ ستمبر ۲ اکتوبر سے یہاں اعلیٰ امریکی۔ برطانوی اور فرانسیسی بری۔ فضائی اور بحری فوجوں کی اہم کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں مالٹا کو مغربی یورپ کی دفاعی سرگرمیوں کا عقبی دروازہ بنانے پر غور کیا جائے گا۔

کراچی ۲۶ ستمبر حکومت پاکستان کے نائب وزیر دفاع سردار محمد نواز خان کو فرانس میں پاکستان کا پہلا سفیر مقرر کیا گیا ہے

سید پور ۲۶ ستمبر۔ اگر چوہدری خلیق الزمان نے اپنا استعفیٰ واپس نہ لیا تو ۳ اکتوبر کو دلی میں پاکستان مسلم لیگ کونسل کے

فنی تعلیم کے ہائی سکول کا قیام

کراچی ۲۶ ستمبر۔ فنی تعلیم کی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آج پاکستان کے وزیر تعلیم آنریبل مسٹر فضل الرحمن نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ جلد ہی کراچی میں فنی تعلیم کا ایک ہائی سکول کھولا جا رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے صوبوں میں بھی ایسے ہی فنی ادارے کھولنے کی سکیم زیر غور ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں سائنس دانوں کی ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ جو اس امر کا جائزہ لے گی کہ صنعتی۔ تجارتی اور فنی تعلیم کے لئے کتنے اور کس قسم کے سائنٹیفک عملے کی ضرورت ہو گی۔ آپ نے بتایا کہ مغربی اور مشرقی پاکستان میں جلد ہی ٹیکنیکل اداروں کا قیام بھی زیر غور ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ ڈھاکہ کے انجینئرنگ کالج کی اصلاح پر ۱۴ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

سٹیٹ بنک کو ایک کروڑ منافعہ

کراچی ۲۶ ستمبر۔ آج مرکزی بورڈ کے سامنے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا گیا کہ پاکستان سٹیٹ بنک کو کاروبار کے دوسرے سال میں ایک کروڑ کا منافعہ ہوا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ یکم اکتوبر بروز اتوار ہوگا

اس سال کے دوسرے یوم التبلیغ کے لئے یکم اکتوبر بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعت ہائے پاکستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دن اپنے حلقہ جات میں یوم التبلیغ منائیں اور صبح سے شام تک پیغام حق پہونچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے۔ آمین۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے۔ اور پوری تندہی عزم اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ۔ یوم التبلیغ منا کر جماعتیں اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں اور حسبِ نشر و اشاعت سے اس غرض کے لئے ٹریکٹ منگوائیں۔ اگر کوئی جماعت کسی معین اعتراض یا موضوع کے متعلق ٹریکٹ شائع کرانے کی ضرورت سمجھے۔ تو وہ فوراً مجھے مطلع کرے۔ تا ان کی ضرورت کے پیش نظر ٹریکٹ یا دو ورقہ تیار کرایا جا سکے۔ اس وقت دس مختلف عنوانوں کے ماتحت ٹریکٹ تیار ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مولانا نذیر احمد علی صاحب رئیس المبلغین گولڈ کوسٹ کیلئے احباب خاص طور پر دعا فرمائیں

احباب کرام کی خدمت میں اس سے قبل گزارش کی گئی تھی کہ مولانا صاحب موصوف بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اب مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اطلاع دی ہے کہ اگرچہ ایکسرے کے امتحان کی بناء پر ڈاکٹر کی رائے میں پھیپھڑے پر زخم ہے۔ لیکن تھوک میں دق کے کیڑے معلوم نہیں ہوئے۔ پچھلے ہفتہ انہیں پنسلین کے تنولہ ٹیکے لگائے گئے تھے۔ کھانسی اور بلغم سے ڈاکٹر بھی پریشان ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں اپیل ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کے لئے جنہوں نے اپنی نوجوانی ایک بڑا حصہ خدمت سلسلہ میں گزارا ہے خاص طور پر درد دل سے دعائیں کریں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں اس مہلک مرض سے شفا دے۔ اور ہمارے بھائی کو اس سے بھی بڑھ کر خدمات سلسلہ بجا لانے کی توفیق بخشے میں امید کرتا ہوں کہ آپ بزرگان سلسلہ اس طرف توجہ فرماتے ہوئے مولانا صاحب موصوف کو ہمیشہ ہی اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(غلام احمد بشیر قائمقام وکیل التبشیر تحریک جدید)

خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں خیریت ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

قادیان کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں خدا کے فضل سے خیریت ہے۔ وہاں تک دریائی سیلاب کا اثر تو نہیں پہنچا۔ مگر کئی دن کی مسلسل بارش کی وجہ سے قادیان بٹالہ ریلوے لائن ایک جگہ سے ٹوٹ گئی ہے اور قادیان اور اس کے گرد و نواح میں کئی مکانات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ مگر ہمارے دوست بفضلہ خیریت سے ہیں۔ لاہور کے ایک اخبار میں جو یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ مقبرہ بہشتی قادیان پر نعوذ باللہ بجلی گری ہے۔ وہ بالکل جھوٹ اور سراسر افترا ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۵/۹/۵۰

سیکرٹری صاحبان مال کیلئے ضروری اعلان

بعض افراد اور سیکرٹریان مال چندہ بھجواتے وقت کوپن پر تفصیل درج نہیں کرتے اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی رقوم داخل خزانہ نہیں ہو سکتیں اور مد بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ پھر ان کو خط و کتابت اور اعلان الفضل کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کردی جاتی ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ سیکرٹریان مال کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ رقم بھجواتے وقت ساتھ ہی تفصیل ضرور ارسال کیا کریں۔ ورنہ ان کی رقوم جلد داخل خزانہ نہیں ہو سکیں گی۔

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

امریکہ میں مسجد کا قیام

احمدیت کی ترقی اور اشاعت کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے

"میں ..... جماعت کو ان چندوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں جن کا اعلان کچھ عرصہ سے وکالت مال کی طرف سے اخبار میں ہو رہا ہے۔ یعنی مسجد ہالینڈ اور مسجد واشنگٹن .... امریکہ میں اس وقت چار مبلغ کام کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک امریکہ کے مرکز میں مسجد نہیں بنی تھی۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ واشنگٹن جو امریکہ کا دار الحکومت ہے وہاں مسجد بنائی جائے۔ بلکہ ایک مکان سوا لاکھ روپے کو خرید لیا گیا ہے۔ اس کے لئے دو ماہ سے جماعت میں چندہ کی تحریک ہو رہی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی .... واشنگٹن ایک اہم مقام ہے جہاں یہ مکان احمدیت کی ترقی اور اس کی اشاعت میں مفید ہو سکتا ہے۔ چونکہ امریکہ کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے۔ اگر اس میں احمدیت پھیل جائے۔ تو اس مکان کے ذریعہ سے دوسرے ممالک پر بھی احمدیت کا اثر پڑے گا۔ اور امریکہ کے احمدیوں کے ذریعہ سے دوسرے ممالک میں احمدیت کو نفوذ اور اثر حاصل ہوگا۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد امریکہ کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے کی تحریک فرمائی ہے۔ یہ چندہ صرف احمدی مردوں سے وصول کیا جائے گا۔ اس وقت وعدوں کی میزان صرف ۲۶ ہزار روپے تک پہونچی ہے۔ اس کے لئے جماعتوں کی طرف سے ان تھک کوشش اور جد و جہد کی ضرورت ہے۔ ان بھائیوں کی خدمت میں جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اس تحریک میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا جو رقم قرض لے کر پوری کی گئی ہے۔ اسے فوراً ادا کیا جا سکے۔

خاکسار۔ عبد الرشید وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

دنیا کے دور دراز ممالک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں

انڈونیشین احمدیوں کا خلوص و محبت

— دفتر وکالت تبشیر —

مکرم مولوی سید شاہ محمد صاحب انچارج مبلغ انڈونیشیا اپنے ایک خط کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ انڈونیشیا کی جماعتوں نے حضور کی صحت و شفایابی کی خاطر اپنے اوپر سات نفلی روزے رکھنے کی تجویز کی ہے۔ وہ دعاؤں کے لئے صدقات بھی کر رہے ہیں۔

دور دراز ممالک میں احمدی احباب کا حضور کے ساتھ اس قسم کی عقیدت و محبت رکھنا حضور پُر نور کی روحانیت کا ہی نتیجہ ہے۔ ایک پاکباز اور محبوب خدا کے علاوہ دوسرے کسی دوسرے انسان کے لئے اس قسم کی عقیدت و محبت کا اظہار ایسے دور دراز ممالک میں نظر نہیں آسکتا۔ یہ محض اور محض حضرت المصلح الموعود کی روحانی کشش کا ہی نتیجہ ہے کہ لوگ حضور کی صحت و شفایابی کے لئے زبانی دعاؤں کے علاوہ اپنے مالوں اور نفسوں کی قربانی بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم عاجزوں کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور حضور پُر نور کو صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دور دراز رہنے والے بھائیوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اس کی جزائے خیر دے۔ کہ وہ باوجود حضور کو نہ دیکھنے کے حضور کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (غلام احمد بشیر)

ولادت { مکرم چودھری فضل حق صاحب۔ وضع قیام پور ودیاں ضلع گوجرانوالہ کے ہاں پہلا فرزند تولد ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ چودھری صاحب موصوف سلسلہ کے ادنیٰ خادم اور نہایت مخلص احمدی ہیں احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور سلسلہ کا بہترین خادم بننے کی دعا فرمائیں۔

مہر الدین مہاجر موضع قیام پور ودیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ـــ الفضل ـــ لاہور
۲۷ ستمبر ۱۹۵۰ء

مسلمانوں کی سوسائٹی کس کو قرار دینگے؟

(۲)

یہ واضح ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں جو ایک دوسرے سے سخت اعتقادی اختلافات رکھتے ہیں۔ اور یہ اعتقادی اختلافات اتنے وسیع ہیں کہ "عبادات" تقاریب۔ شادی بیاہ کے تعلقات اور سیاسی ومعاشرتی حقوق میں اپنی اپنی الگ سوسائٹی رکھتے ہیں۔ مثلاً کوئی شیعہ سنیوں کے ساتھ عبادات۔ تقاریب۔ شادی بیاہ کے تعلقات اور سیاسی ومعاشرتی حقوق میں متفق نہیں ہے۔ اسی طرح ایک اہلحدیث حنفیوں سے اپنی دنیا الگ تھلگ بسائے ہوئے ہیں۔ اس کی سوسائٹی دوسروں سے بالکل جدا ہے۔ مساجد جدا ہیں تقاریب مثلاً عیدین اور جمعہ میں علیحدہ علیحدہ نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ کوئی اہلحدیث اپنی لڑکی یا لڑکے کی شادی بدعت پرستوں یا قبر پرستوں یا رضائیوں کے ہاں کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔ شیعوں کی سوسائٹی تو دوسروں سے بالکل ہی الگ ہے۔

خود مودودی صاحب کا فرقہ بھی اپنے مخصوص اعتقادات رکھتا ہے۔ اور بظاہر خواہ وہ کتنا بھی فروعات کی تفریق کو نظر انداز کرنے کا ادعا کرے۔ لیکن جیسا کہ ترجمان القرآن کے جواب ہی سے ظاہر ہے۔ وہ اپنے مخصوص اعتقادات سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً مودودی صاحب کے فرقہ کا ایک رکن کبھی بھی شیعوں کی مخصوص عبادات و رسومات میں شامل نہیں ہو گا۔ اور نہ وہ کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلقات قائم کرے گا۔ جو اصحاب ثلاثہؓ کا خلافت پر بزور قابض ہو جانے کا اعتقاد رکھتا ہو۔

پھر خود "صالح" کی تعریف بھی فرقہ وارانہ اعتقادات کے مخصوص رنگوں سے رنگین ہو کر ہر فرقہ کی الگ الگ ہو گی۔ ایک شخص خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو۔ اور اس معیار پر کیوں نہ پورا اترتا ہو۔ جو مودودی صاحب نے "صالح" کے لئے بظاہر مقرر کیا ہے۔ اگر وہ شخص شیعہ ہے۔ اور حضرت علیؓ کو ہی بلا فصل خلیفہ سمجھتا ہے۔ اور کسی اہل سنت والجماعت کو اپنا خلیفہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ تو جو خلافت مودودی صاحب قائم کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ وہ عملاً ایسے شخص کو کس طرح قابل قبول ہو گی۔ مودودی صاحب اپنی تصنیفات میں بارہا اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ اسلامی حکومت میں شیعوں کی پوزیشن متعین کرنا خالی از مشکلات نہیں۔

"ترجمان القرآن" کے موجودہ جواب سے بھی خود یہی بات ظاہر ہوتی ہے کہ شیعوں کی خاص رسومات ایسی اسلامی حکومت میں جو مودودی صاحب کے پیش نظر ہے بڑی حد تک وجہ مشکلات ہو سکتی ہیں۔ اور ان مشکلات کا حل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جواب مبہم اور گول مول دیا گیا ہے۔

الغرض مودودی صاحب کا فرقہ خواہ کتنا ہی اپنے آپ کو رو دار ظاہر کرے۔ اور خواہ کتنا ہی ہر خیال کے مسلمانوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کا ادعا رکھے۔ یہ ناممکن ہے کہ وہ بطور ایک مذہبی فرقہ ہونے کے جس کے اپنے مخصوص اعتقادات ہیں اگر برسر اقتدار آ جائے۔ تو وہ اپنے مخصوص اعتقادات کے مطابق ملکی قانون نہ بنائے۔ جو دوسرے فرقوں کے لئے قطعاً قابل قبول نہیں ہو گا۔ پھر یہی وجہ ہے کہ "ترجمان القرآن" نے اس سوال کا جواب گول مول دیا ہے اور کہا ہے کہ مودودی صاحب کا فرقہ ان تفرقات کے حدود مقرر کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ پیشگوئی کرنا چاہتا ہے کہ آئندہ اسلامی حکومت کیا صورت اختیار کریگی۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ یہ گول مول جواب دوسرے مختلف فرقوں خاصکر شیعوں کو محض فریب دینے کے لئے دیا گیا ہے۔ اور ان کی آنکھوں میں خاک جھونک کر ان کی امداد سے ایک ایسی حکومت برپا کرنا مقصود ہے۔ جس میں ان کو اپنے مخصوص اعتقادات کے مطابق عمل کرنے سے بذریعہ حکومتی طاقت کے روکا جاسکے گا ایک ایسی حکومت جس میں ایک شیعہ مجتہد بھی خواہ وہ کتنا ہی پارسا اور نیک کیوں نہ ہو۔ جب تک اس حکومت کی پالیسی کھلم کھلا اختیار نہ کرے۔ یعنی اپنی شیعیت سے توبہ نہ کرے۔ اس وقت تک کسی کلیدی آسامی پر فائز ہونے کا حق نہیں رکھ سکے گا۔ بلکہ اگر کوئی حکومتی فرقہ سے نکل کر شیعہ ہو جائے گا۔ تو اس کو کافر مرتد قرار دے کر واجب القتل گردانا جائے گا۔

یہ ایک نہایت اہم عقدہ ہے۔ جس کو حل کرنے سے "ترجمان القرآن" کتراتا ہے اور اپنے حقیقی ارادوں کو چھپانے کے لئے مختلف فرقوں کو جو مودودی صاحب کے فرقے سے اصولی اختلافات رکھتے ہیں گول مول جواب دے کر ٹالنا چاہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو صرف داعی قرار دیتا ہے۔ اور اس خوبصورت لفظ کے پردے سے اس خوفناک صورت حالات کو اوجھل رکھنا چاہتا ہے۔ جو ایک فرقہ کی فقہ کے ہاتھ میں زمام اختیار آنے سے لازماً پاکستان میں رونما ہو گی۔

چنانچہ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں مودودی صاحب نے اپنی ایک تقریر میں "فرقہ وارانہ" سوال کے جواب میں نہایت سادگی سے یہ فرما دیا ہے۔ کہ جس طرح جمہوری حکومتوں کا قاعدہ ہے اکثریت والے فرقہ کی فقہ ہی ملکی قانون بنے گی۔ اور "ترجمان القرآن" میں بھی سوال زیر بحث کے جواب میں تقریباً یہی بات کہی گئی ہے کہ جو گروہ مسلمانوں کی سوسائٹی سے چند متعین باتوں میں علیحدگی نہ اختیار کرے گا وہی حکومت کے کاروبار میں حصہ دار ہو سکے گا۔ گویا اس طرح دوسرے فرقوں کو جو مطلوبہ "مسلمانوں کی سوسائٹی" سے ان باتوں میں اعتقاداً علیحدگی اختیار کرے گا۔ وہ ان تمام نعمتوں سے محروم رہے گا۔ جو برسر اقتدار فرقہ کو حاصل ہونگی۔

ظاہر ہے کہ پاکستان میں ایسی صورت حال ایک بہت بڑے فتنہ کو معرض وجود میں لانے کا موجب ہو گی۔ اور ملک میں مختلف اعتقادات کی بناء پر ایک عظیم الشان خانہ جنگی شروع ہو جائیگی جس کی انتہا کا قیاس بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی خوفناک صورت حال کے رونما ہو جانے کے اغلب امکان کا چونکہ مودودی صاحب کے فرقہ کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے۔ اس کے اغلب امکان کو گول مول جواب دے کر لوگوں کی نظروں سے اوجھل رکھا جائے۔ حالانکہ یہ اتنا اہم سوال ہے کہ کوئی قدم اٹھانے سے قبل اس کو صاف صاف طور پر پہلے حل کر لینا چاہیئے تھا۔ مگر اس کا حل کرنا چونکہ ناممکن ہے اور مودودی صاحب کے ادعاؤں کی چونکہ اس سے قدرتی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسکو چھیڑنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے مودودی صاحب کا فرقہ بھی ایک اسی طرح کا فرقہ ہے۔ جس طرح کے دوسرے فرقے ہیں۔ اس کے بھی اپنے الگ اصول ہیں۔ جو مثلاً حنفیوں۔ اہلحدیثوں شیعوں سے ممیز ہو سکتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کی سوسائٹی وہی ہو گی۔ جو ان کے مخصوص اعتقادات سے مطابقت رکھتی ہو گی۔ ان کے نزدیک صالح کی جو تعریف ہے وہ دوسرے فرقوں کی تعریف سے دراصل بالکل مختلف ہے۔ عملاً وہ کسی شیعہ کو کبھی صالح نہیں قرار دیں گے۔ جب تک کہ وہ اپنی شیعیت سے تائب نہ ہو۔ اور نہ کسی احمدی کو صالح قرار دیں گے خواہ وہ آسمان کا فرشتہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ تفریق کسی پارسائی اور نیکی کے اصولوں کے مطابق نہیں ہو گی۔ بلکہ محض مختلف اعتقادات کی بناء پر ہو گی۔

الغرض خواہ مودودی صاحب کا فرقہ ہو یا کوئی اور فرقہ کسی ایک کی فقہ ملکی قانون بنکر دوسرے فرقوں کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کر سکتی۔ یہ بات مودودی صاحب کی تصریح اور ترجمان القرآن کے زیر بحث جواب سے سورج کی طرح روشن ہے۔ اور یہی بات ہے جو پاکستان میں فرقہ وارانہ فتنہ کا باب اعظم ہے۔ جسکو بند رکھنا ضروری ہے۔ پاکستان کسی ایک فرقہ کی فقہ کے لئے نہیں بنایا گیا۔ اور نہ یہ کسی ایک فرقہ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ سوائے احراریوں اور مودودی صاحب کے فرقہ کے اس کے قیام میں سب مسلمانوں کا خواہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ یکساں حصہ ہے۔ کوئی فرقہ خواہ وہ کتنی ہی اکثریت میں کیوں نہ ہو اپنی مخصوص فقہ دوسروں پر ٹھونسنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ یہاں صرف ایک ایسا وسیع اسلامی قانون ہی رائج ہو سکتا ہے۔ جو ہر فرقہ کے مخصوص امتیازات سے بلند و بالا ہو۔ جس میں ہر فرقہ کی مخصوص فقہ کو پہنپنے کا یکساں موقعہ حاصل ہو کسی ایک فرقہ کی فقہ کو کوئی حکومتی ترجیح حاصل نہ ہو۔

کتنی حیرانی ہے کہ مودودی صاحب اس امر میں عام کا فرانہ جمہوری اصول کہ اکثریت کا قانون غالب ہو گا اختیار کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ ان کو ثابت تو یہ کرنا چاہیئے تھا کہ یہ خالص اسلامی اصول ہے اسلام میں کوئی ایسا اسلامی اصول نہیں ہے کہ اکثریت والے فرقہ کی فقہ غالب ہو گی۔ بلکہ اسلامی اصول یہ ہے کہ صرف اسلامی اصول غالب رہے گا۔ اس لئے ہر فرقہ کا خواہ وہ اکثریت میں ہو یا اقلیت میں یکساں حق ہے کہ وہ اعتقادات میں ان تصریحات کی پابندی کرے۔ جو اس فرقہ کے فقہاء نے کی ہیں۔ پاکستان چونکہ اسلام کے تمام فرقوں کا مشترکہ ملک ہے۔ وہ صرف ایسا اسلامی قانون بنا سکتا ہے۔ جو کسی فرقہ کی مخصوص فقہ کی نفی نہ کرے اور نہ جماعت ایسی وسیع الاصول حکومت کوئی ایک فرقہ نہیں بنا سکتا صرف ایسی جماعت ہی بنا سکتی ہے۔ جس کے اصول مسلم لیگ کے سے اصول ہوں۔ مودودی صاحب کی جماعت نے باوجود اخفاکی انتہائی کوشش کے اپنے فرقہ وارانہ ارادے اپنی تصریحات سے بلا ارادہ ظاہر کر دیئے ہیں۔ اس لئے ہر پاکستانی مسلمان کا فرض اولین ہے کہ وہ اس فتنہ انگیز فرقہ وارانہ جماعت کو ملک میں پنپنے نہ دے۔ ورنہ یہ نہ صرف پاکستان سے دشمنی ہو گی۔ بلکہ اسلام سے بھی دشمنی ہو گی۔ کیونکہ ایک فرقہ کی فقہ کا غلبہ اسلام کے آزادانہ ارتقاء میں ضرور حائل ہو گا۔

(باقی نوٹ صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روایات حضرت بابا محمد حسن صاحب رضی اللہ عنہ

(۳)

(از چوہدری عبدالستار صاحب بی اے آنرز ایل ایل بی)

حضرت حمزہؓ کی طرح شہرت

فرمایا کہ:۔ میں قادیان آیا اور آکر ایک مکان قادیان میں خریدا۔ جب مکان کی رجسٹری لکھوا کر اپنے گھر آیا۔ تو میری بیوی رجسٹری دیکھ کر سخت ناراض ہوئی کہ تم اب بھی دنیادار ہی رہے۔ میں نے پوچھا کیونکہ۔ کہا کہ یہ رجسٹری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام تمہیں کرانی چاہیئے تھی۔ میں نے کہا مولوی محمد علی صاحب وغیرہ نے میرے نام پر رجسٹری کرادی ہے جب ہم نے دل میں عہد کر لیا ہے کہ جو چیز ہماری ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے پھر ہم کو کیا کوئی کسی طرح لکھا دیوے۔ پھر اس مکان پر ہم نے قبضہ کر لیا اس مکان میں آتے ہی میری بیوی اور دو بچے اور میری والدہ سب کے سب آٹھ روز کے اندر طاعون سے فوت ہو گئے اور صرف ایک لڑکا رحمت علی جو آجکل بلغ جاوا و سماٹرا ہے اور جو اس وقت بالکل چھوٹا تھا رہ گیا۔ ان فوت شدگان میں سے سب سے آخر میں ایک لڑکی فوت ہوئی۔ لڑکی کے جنازے پر حضرت مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح اولؓ) تشریف لے گئے۔ اس وقت قبرستان میں خلیفہ اولؓ نے مجھے فرمایا کہ۔

محمد حسن! مومن وہ ہوتا ہے جو سب باتیں رسول کی مانے۔ تم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیغام بھیجا تھا کہ اپنا محلہ چھوڑ کر جنگل میں چلے جاؤ۔ اس محلے میں طاعون کی بیماری پڑے گی تم یوں اس محلہ سے نہ گئے؟

میں نے عرض کیا کہ میں تو اپنا مکان چھوڑ کر جنگل میں چلا جاتا مگر مولوی محمد علی صاحب نے (جو اس وقت میرے پاس کھڑے تھے) مجھے کہا کہ تم اپنے مکان کی چھت کے اوپر رہو۔ اس وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے جوش سے مولوی محمد علی صاحب کو کہا تم کو مجھ سے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھ لینا چاہیئے تھا۔

مولوی محمد علی صاحب نے جواب میں کہا کہ محمد حسن کی جنگل میں رہنے کی تکلیف مجھ سے نہ دیکھی جا سکتی تھی۔ اس لئے میں نے محمد حسن کو کہا کہ اپنے مکان کی چھت پر رہو۔ اس پر حضرت خلیفہ اولؓ مولوی محمد علی صاحب کو ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تمہارے ایک بھائی کو اس قدر تکلیف اور دکھ ہو رہا ہے تم ایک جماعت ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی چھولداری نہ تھی۔ خیمے نہ تھے۔ کیا تم اس کی حفاظت نہ کر سکتے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ اولؓ مولوی محمد علی صاحب کو سخت ناراض ہو رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اول) آپ کو اور فکر ہے مجھ کو اور فکر ہے۔ میں تو عاشق ہو کر قادیان میں آیا تھا۔ میں نے سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاطر قربان کر دیا ہوا ہے۔ مگر میرے دل میں آتا ہے کہ یہ تکلیفیں جو مجھ کو ہو رہی ہیں ان کو دیکھ کر شاید جماعت کے لوگ کہیں کہ محمد حسن نے معلوم نہیں کیا گناہ کیا ہے جس کی سزا میں اسے یہ تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ یہ بات اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچ گئی اور حضور نے اشارۃً میرے متعلق فرما دیا کہ شاید محمد حسن نے کوئی گناہ کیا ہے تو میری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز کو خدا کی آواز یقین کرتا ہوں۔ اس پر حضرت خلیفہ اولؓ نے مجھ کو تسلی دی اور فرمایا۔ تمہارے خیالات بہت دور جا رہے ہیں۔ جو آپ خیال کر رہے ہیں جماعت میں ابھی یہ خیال پیدا نہیں ہوا۔ پھر لڑکی دفنا کر حضرت خلیفہ اولؓ تشریف لے گئے اور مجھ کو اسی وقت ایک خیمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ میں لگوا دیا اور مددگار کارکن وغیرہ مجھ کو دے دئیے اور میرے اور میرے لڑکے کے کپڑے جلا دئیے اور نئے کپڑے مجھ کو دیدئیے۔

اسی رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس حضرت خلیفہ اولؓ نے میرا ذکر کیا کہ یہ بات محمد حسن نے کہی ہے کہ لوگ میرے متعلق شاید یہ خیال کریں کہ محمد حسن بہت گنہگار ہے جس کی وجہ سے اس پر یہ تکالیف نازل ہوئی ہیں اور حضور بھی شاید ایسا ہی خیال فرمائیں گے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت حمزہؓ کو اس قدر تکلیفیں ہوئیں! یہانتک کہ ہندہ نے آپ کا گوشت کاٹ کاٹ کر پھینک دیا۔ اس وقت حضرت حمزہؓ کی والدہ آئیں اور کہا کہ حمزہ مجھے دکھلا دو مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کو نہیں دکھلایا۔ اگر دکھلا دیتے تو ان کی والدہ غم سے مر جاتیں۔ میرے سامنے حضرت حمزہؓ کی طرح محمد حسن صاحب کو بھی بہت تکلیفیں ہو رہی ہیں اور اپنی طاقت سے بڑھ کر ان کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔ اگر محمد حسن صاحب کا قدم ثابت رہا تو حضرت حمزہ کی طرح بہت مشہور ہوں گے۔ اور جس طرح حضرت حمزہؓ کی باتیں لوگ کرتے ہیں اسی طرح ان کے متعلق باتیں کریں گے۔ اگلے روز مجھ کو خیمہ کے اندر جا کر کثیر احباب نے مبارکباد دی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ میرا دل نہایت خوش ہوا اور شکر کیا کہ حضور نے مجھے یاد رکھا ہوا ہے۔

میری بیوی کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی دعا

فرمایا۔ مارچ ۱۹۰۲ء میں میں قادیان آگیا۔ سب سے اول میں اپنی والدہ کو اپنے ہمراہ لایا سات آٹھ روز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین نے مجھے پیغام بھیجا کہ جلد جا کر اپنی بیوی کو بھی قادیان لے آؤ۔ چنانچہ میں گیا اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے آیا۔ میری بیوی گاؤں کی رہنے والی تھی اور بہت حجاب کرتی تھی۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بہت سی مستورات جمع تھیں۔ میری بیوی بھی اس وقت وہاں پہنچ گئی۔ حضور نے میری بیوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان عورتوں سے فرمایا کہ اپنے تئیں ایسا بناؤ۔ میری بیوی جب فوت ہونے لگی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز مغرب کی سنتیں بہت لمبی ادا کیں۔ لوگ حیران تھے کہ حضور نے اتنی لمبی سنتیں آج پڑھیں۔ پھر حضور نے نماز پڑھ کر مولوی محمد علی صاحب اور دیگر احباب کو کہا کہ:۔

میں نے محمد حسن کی بیوی کیلئے بہت دعا کی ہے اگر اجل ان ٹل ہے تو یہ عذاب کے ساتھ نہیں مریں گی۔ اور ان کو میری دعائیں بہشت میں بہت فائدہ دیں گی

چنانچہ میری اہلیہ استغفار پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گئی۔ میں نے ایک ہمسایہ عورت کو آواز دی جو اس سے بہت محبت رکھتی تھی۔ اس نے آکر دیکھا اور کہا کہ اب آپ اٹھیں (اس کا سر میری گود میں تھا) یہ فوت ہو گئی ہے۔

نماز پڑھنے کا ارشاد

فرمایا کہ:۔ مقدمہ دیوار کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں نے اپنی چادر دری کے اوپر بچھا دی اور عرض کیا کہ حضور یہاں تشریف فرما ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی خاص عمل کرنے کیلئے بتلائیں۔ فرمایا کہ

"نماز پڑھا کرو"

میں خاموش ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں چادریں بھیجنا

فرمایا کہ۔ مارچ ۱۹۰۲ء سے لے کر میں قادیان میں رہا اور ہمیشہ میرا یہی طریقہ رہا کہ تین مہینے کے بعد یا چھ مہینے کے بعد دو چادریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں جب تک حضور زندہ رہے روانہ کرتا رہا۔ ایک چادر مصلے کے لئے اور ایک چادر پلنگ کے لئے۔ مجھ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جواب میں لکھتے:۔

"خدا تعالےٰ تمہاری یہی خدمت قبول فرمائے"

میری والدہ ماجدہ فرشتہ تھیں

فرمایا۔ میں ابھی قادیان ہجرت کر کے نہیں آیا تھا کہ میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہو گئیں حتٰی کہ نزع تک نوبت پہنچ گئی۔ میں اور میری بیوی تمام رات اس کے پاس بیٹھے رہے۔ میں نے ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اس سے قبل لکھ دیا تھا۔ آدھی رات کے قریب والدہ محترمہ کو بیہوشی میں ایک خواب آیا۔ جب وہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے اشارے سے مجھے فرمایا کہ:۔

"ایک بزرگ نے آکر مجھے کہا کہ تمہارا لڑکا کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میرے لڑکے جیسا اور کس کا لڑکا ہو سکتا ہے۔ مگر اس بزرگ کے حسن کی تاب میں نہیں لا سکی۔ پھر اس نے مجھے کہا کہ اپنے لڑکے کو جلدی سے کہو کہ دعا کرے اور سورہ یٰسین سنا دے میں نے اس بزرگ سے کہا کہ آپ بھی دعا فرمائیں۔ اس بزرگ نے کہا میں بھی دعا کر رہا ہوں تمہارا لڑکا بھی دعا کرے۔"

چنانچہ میں نے اسی وقت وضو کر کے دو نفل پڑھے اور نماز میں ہی دعا کی۔ بعد ازاں میں نے سورہ یٰسین سنائی تو والدہ صاحبہ پہلے سے زیادہ ہوش میں آگئیں۔ تیسری دفعہ یٰسین سنائی تو بالکل تندرست ہو گئیں۔ میں نے کوئی دوائی اس وقت نہیں دی اگلے روز والدہ محترمہ نے کہا کہ اب میں تندرست ہوں مجھے نہلا دو۔ ہم نے نہلایا۔ اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مجھے خط مجھے پہنچا کہ

"ہم بھی دعا کرتے ہیں تم بھی دعا کرو"

جب میں ہجرت کر کے قادیان آیا تو والدہ ماجدہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جو مجھے خواب میں ملے تھے۔ پھر والدہ صاحبہ نے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں ہی رہوں گی۔ چنانچہ وہ وفات تک حضرت اقدس کے گھر میں ہی رہیں۔ اور وفات سے دس بارہ روز پہلے بیماری کی وجہ سے اپنے گھر آگئیں اور جب فوت ہوئیں تو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے ان کی میت کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ محمد حسن تم تو کہتے ہو گے کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں مگر میرے نزدیک وہ عورت نہ تھیں فرشتہ تھیں۔ کیونکہ میں نے جب کبھی انہیں رات کے وقت دیکھا بلند آواز سے استغفار پڑھتے ہوئے پایا۔ پھر فرمایا۔ جو شخص استغفار پڑھتا رہتا ہے اس کا ایک گناہ بھی نہیں رہتا۔ جب دیگر احباب نے یہ سنا تو میت کی چارپائی کو شوق سے ہاتھ لگانا شروع کیا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے بعض بدخواہ
اور
ہمارے اخبارات کا فرض

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی واقف زندگی از منڈی مرید کے)

(۱)

پاکستان کو معرض وجود میں آئے ابھی تین سال کا عرصہ گذرا ہے۔ اس قدر قلیل عرصہ میں کسی ملک کی کما حقہٗ تربیت و اصلاح ہونا ناممکنات میں سے ہے خصوصاً اس لئے بھی کہ پاکستان کے اندر ایک ایسا عنصر موجود ہے جو بظاہر پاکستان سے ہمدردی اور خیر خواہی کا دعویدار ہے۔ لیکن بغور کی نظر سے دیکھا جائے تو یہی عنصر پاکستان کا اندرونی اور اصلی دشمن ہے اور نہیں چاہتا کہ مملکت پاکستان مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائے۔ انکی تو یہ دلی خواہش ہے کہ پاکستان کا نظام درہم برہم ہو جائے اور پھر پاکستان پر غیروں کا تسلط دکھائی دے اسی غرض اور مقصد کے پیش نظر یہ فتنہ پرداز عنصر پاکستان میں مذہبی اختلافات کو درمیان میں لاکر فرقہ ہائے اسلامیہ کے درمیان پھوٹ اور منافرت پیدا کرنے کی ناکام سعی کر رہا ہے اور ان لوگوں کو جو پاکستان سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کے لئے تیار ہیں یہ لوگ بدنام کرنے کی ٹھان چکے ہیں۔ چنانچہ آئے دن یہ لوگ اپنے لیکچروں اور اخبارات میں اپنے پروگرام کے مطابق عوام کو خیر خواہان پاکستان کے خلاف غلط فہمیاں پیدا کر کے مشتعل کر رہے ہیں۔

اگر یہ لوگ فی الحقیقت پاکستان کے دلی ہمدرد ہوتے تو اس قسم کی مذموم اور مکروہ کوششیں کیوں کرتے اور مختلف اسلامی فرقوں کے درمیان باہمی جھگڑے اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے تحریر و تقریر کے ذریعہ کیوں سعی کرتے۔ ان کا یہ عمل صاف ظاہر کرتا ہے کہ انہیں پاکستان سے قطعاً الفت و محبت نہیں اور یہ لوگ نہیں چاہتے کہ اہل پاکستان پہلے سے کہیں زیادہ عزت و شرف حاصل کریں۔

اس صورت حال کی موجودگی میں ہر ذی عقل انسان سمجھ سکتا ہے کہ یہ لوگ کہاں تک پاکستان کے وفادار اور خیر خواہ ہیں۔ ایسے حالات کے ہوتے ہوئے پاکستان قلیل ترین عرصہ میں کیونکر اپنی تربیت و اصلاح کر سکتا ہے۔ جب کہ اسے اس قسم کے فتنہ پرداز عنصر سے واسطہ پڑ رہا ہو۔

کسی ملک کی فلاح اور بہبودی اور تربیت و اصلاح کا انحصار زیادہ تر اس کے لیڈروں اور پریس پر ہوا کرتا ہے۔ اگر ملک کے لیڈر اور اخبارات ملک کی صحیح ترجمانی کریں تو ملک شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتا ہے اور قلیل ترین عرصہ میں ہی دنیا کے ممتاز ترین ممالک کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے اور اس کے اندرونی اور بیرونی دشمن اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن افسوس ہے کہ پاکستان کے بعض کہلانے والے لیڈر اور اخبارات پاکستان کی صحیح راہنمائی نہیں کر رہے۔ بلکہ قائد اعظم مرحوم کی دلی تمناؤں کا خون کرتے ہوئے بعض غلط فہمیاں عوام میں پھیلا رہے ہیں۔ جن غلط فہمیوں کی بنیاد سر تا پا جھوٹ و افترا پر ہے اور انہیں حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں یہ غلط فہمیاں نہ صرف پاکستان کی بعض وفادار جماعتوں کے متعلق پھیلائی جا رہی ہیں۔ بلکہ بعض ذمہ دار ارکانِ حکومت کو بھی ان غلط فہمیوں کے پیش نظر عوام کی نظر میں نشانۂ اعتراض بنایا جا رہا ہے۔ غلط فہمیاں پھیلانے والے وہ لوگ ہیں۔ جنہیں صالحیت کا دعوےٰ ہے اور اس امر کا بھی ادعا ہے کہ وہ قوم و ملک کے صحیح ترجمان ہیں۔

ہم اسوقت ان کی گذشتہ بدعنوانیوں اور قوم و ملک کے ساتھ کھلی غداریوں کا راز طشت از بام کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ ہمارا مدعا اسوقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی یا تو خود اصلاح کر لیں یا پھر حکومت پاکستان اپنے آئینی اختیارات کو عمل میں لاکر ان کی اصلاح کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ ورنہ آئندہ خطرناک صورت حالات کا پیدا ہونا امر ناممکن نہیں آئندہ خطرناک حالات کے پیدا ہو جانے پر جن انتہائی مشکلات اور مصائب کا حکومت پاکستان کو سامنا کرنا پڑے گا وہ تو ظاہر ہی ہیں۔ جس سے ہر باخبر انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہم جہاں ارکانِ حکومت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں آئندہ پیدا ہونے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہیں۔ وہاں پاکستان کے سچے لیڈروں اور سارے اخبارات کے ایڈیٹروں کی خدمت میں جو صحیح معنوں میں پاکستان سے دلی ہمدردی رکھتے ہیں ہم یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اہل پاکستان کی صحیح تربیت و اصلاح کا پوری طرح بیڑا اٹھائیں اور اس فتنہ پرداز عنصر کی کارروائیوں سے بھی پاکستانیوں کو آگاہ کرتے رہیں۔ جو بظاہر تو پاکستان سے وفاداری کا دعوےٰ کرتے ہیں مگر ان کا عمل اس کے برعکس ہے اور وہ آئے دن اپنی تحریر و تقریر میں مختلف فرقوں میں باہمی فتنہ و فساد پیدا کر کے اپنا الّو سیدھا کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم رسالہ "مولوی" کی اشاعت بجون ۱۹۵۰ء سے جناب مولوی اخلاق حسین صاحب کے

(باقی ص۷ پر)

آپ کونسی جنت چاہتے ہیں؟

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حساب لیتے ہوئے فرمائیگا۔ "میں بھوکا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا میں پیاسا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ میں ننگا تھا اور تم نے مجھے کپڑے نہیں پہنائے"۔

اسوقت بندہ حیران ہو کر کہیگا۔ یا اللہ حضور تو کبھی بھوکے نہ تھے جو میں کھانا کھلاتا کبھی پیاسے نہ تھے جو میں پانی پلاتا۔ کبھی ننگے نہ تھے جو میں کپڑے پہناتا۔ اور یہ ہو کیسے سکتا تھا کہ حضور بھوکے ہوتے یا پیاسے ہوتے یا ننگے ہوتے اور مجھے چین بھی آجاتا۔ اگر ایسا ہوتا تو میں اپنے تمام ذرائع استعمال کر لیتا خواہ مجھے اپنے تمام اموال خرچ کرنے پڑتے۔ خواہ مجھے اپنی تمام عزتیں قربان کرنا پڑتیں میں حضور کو ضرور علم ہونے پر کھانا کھلاتا۔ نہایت میٹھا اور صاف پانی پلاتا اور نہایت عمدہ پوشاک پہناتا۔

اسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ کیا تمہارے پاس کبھی کوئی بھوکا نہیں آیا تھا، کیا تمہارے پاس کبھی کوئی پیاسا نہیں آیا تھا، کیا تمہارے پاس کبھی کوئی ننگا نہیں آیا تھا؟ بندہ کہیگا ایسے تو کئی لوگ آئے جو بھوکے بھی تھے۔ جو پیاسے بھی تھے جو ننگے بھی تھے لیکن وہ تو انسان تھے کما اور کھا سکتے تھے۔ میں انہیں اپنے اموال سے کیوں کچھ دیتا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ جب تمہارے پاس کوئی بھوکا آتا تھا تو وہ وہ نہ تھا میں تھا اور جب تمہارے پاس کوئی پیاسا آتا تھا تو وہ وہ نہ تھا میں تھا اور جب تمہارے پاس کوئی ننگا آتا تھا تو وہ وہ نہ تھا میں تھا۔ تم نے اسوقت جب میں بھوکا تھا کھانا نہ کھلایا اسوقت جب میں پیاسا تھا پانی نہ پلایا۔ اسوقت جب میں ننگا تھا کپڑے نہ پہنائے۔ تو اب کس منہ سے میری محبت کے طلبگار بنتے ہو۔ جاؤ باغوں والی جنت میں چلے جاؤ۔ میری محبت کی جنت سے حصہ نہیں مل سکتا۔

کیا یتیم سے زیادہ بھوکا۔ یتیم سے زیادہ پیاسا۔ یتیم سے زیادہ ننگا کوئی ہو سکتا ہے؟ آپ کونسی جنت چاہتے ہیں۔ یتامیٰ کی دیکھ بھال کے لئے صدر انجمن نے ایک "مد یتامیٰ" قائم کی ہوئی ہے۔ جو احباب اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ اپنا روپیہ "بمد یتامیٰ" بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت بیت المال ضلع جھنگ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کا تقرر ۳۰ اپریل سنہ ۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔ اور سابقہ عہدیداران سے چارج لیکر کام شروع کر دیا جائے۔

(۲) جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک انتخابات موصول نہیں ہوئے ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ حسب قواعد مطبوعہ اخبار الفضل ۲۶ مارچ سنہ ۵۰ء اپنے تمام عہدیداران کا انتخاب کر کے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ نامکمل اور خلاف قواعد انتخاب بھیجکر دفتر ہذا کے اور اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہ فرمائیں۔

(۳) مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری متعلقہ صیغہ جات سے حاصل کی جائے۔ نظارت ہذا کو ان عہدیداران کی منظوری کیلئے تحریر کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی منظوری نظارت علیا کی طرف سے نہیں دیجاتی۔ بلکہ متعلقہ صیغہ جات براہ راست منظوری دیتے ہیں۔

(۱) سیکرٹریان کے نائبین کی منظوری مقامی انجمن خود دے سکتی ہے (۲) محصلین کی منظوری بھی انجمن مقامی خود دے سکتی ہے۔ البتہ ان کے متعلق اطلاع زلپورٹ نظارت بیت المال میں آنی چاہیئے۔ تا کہ اگر کوئی نامناسب تقرر ہو۔ تو اس کی اصلاح کی جاسکے (۳) امام الصلوٰۃ کی منظوری تعلیم و تربیت سے (۴) قاضی کی منظوری ناظم دار القضاء سے۔ (۵) سیکرٹری تحریک جدید کی منظوری وکیل المال تحریک جدید سے حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت	نام عہدہ	نام عہدیداران و مکمل پتہ جات
حلقہ الف ربوہ دار الہجرت	سیکرٹری مال	صوفی خدا بخش صاحب عبد
	تعلیم و تربیت	مولوی احمد خان صاحب نسیم
ضلع وار نظام گجرات	سیکرٹری تعلیم و تربیت	شیخ عبد الغفور صاحب تاجر کتب مسلم بازار گجرات
	سیکرٹری امور عامہ	منشی عبد العزیز صاحب ریڈر محلہ رنگپورہ گجرات
	سیکرٹری مال	چوہدری رحمت خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات
	سیکرٹری ضیافت	بابو محمد یوسف صاحب یوسف منزل رنگپورہ گجرات
	امین، آڈیٹر	مولوی ظہور الدین صاحب پلیڈر
	سیکرٹری تبلیغ	منشی عبد العزیز صاحب ریڈر محلہ رنگپورہ گجرات

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

سیکرٹری تبلیغ و آڈیٹر } چوہدری بشیر احمد صاحب اکونٹنٹ دفتر C.M.A. ایبٹ آباد

سیکرٹری تعلیم و تربیت } خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب ایگزیکٹو آفیسر ایبٹ آباد کنٹونمنٹ

سیکرٹری امور عامہ } مولوی عبد الغفور صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس، ایبٹ آباد

نوٹ:۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال کا انتخاب بعد میں شائع کیا جائے گا۔

بنوں

سیکرٹری دعوت و تبلیغ } بھائی غلام نبی خان صاحب نائیک سپلائی ڈپو بنوں

سیکرٹری تعلیم و تربیت } بھائی غلام نبی خان صاحب نائیک سپلائی ڈپو بنوں

سیکرٹری مال:۔ مرزا بشیر احمد صاحب مغل برادرس چوک قصاباں بنوں

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ، آڈیٹر } مولوی محمد شفیع صاحب

وائس پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر محمد جی صاحب انچارج ہاسپٹل

سیکرٹری مال:۔ ماسٹر اللہ داد صاحب

امین:۔ چوہدری محمد شریف صاحب اوڈ والے

سیکرٹری امور عامہ:۔ قاضی محمد لطیف صاحب نمبردار فیض اللہ چک وی

سیکرٹری تبلیغ:۔ میاں محمد علی صاحب بجوی

" ضیافت:۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب

" وصایا:۔ ملک مہر الدین صاحب

جماعت احمدیہ ۱۳۲ ڈاکخانہ چک ۵۳۹ براستہ لوڈے والا ضلع ملتان

پریذیڈنٹ:۔ مولوی محمد علی صاحب

نائب ":۔ چوہدری ساون بخش صاحب

سیکرٹری مال:۔ چوہدری نور محمد صاحب

آڈیٹر:۔ چوہدری محمد اشرف صاحب

سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ چوہدری محمد رفیق صاحب

" ضیافت:۔ چوہدری محمد شریف صاحب

" تبلیغ:۔ چوہدری اللہ داد صاحب

شاہ نگدرو چک ۱۵۵ شمالی سرگودھا

پریذیڈنٹ:۔ ڈاکٹر محمد فرید الدین صاحب

سیکرٹری مال:۔ چوہدری محمد یوسف صاحب

کنجاہ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ:۔ حکیم برکت اللہ صاحب

سیکرٹری مال:۔ مستری عبد الکریم صاحب

" تبلیغ:۔ ملک عبد الحمید صاحب

علی پور ضلع مظفر گڑھ

سیکرٹری مال:۔ منشی محمد مستقیم صاحب

امین:۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب مہاجر تاجر

سیکرٹری تبلیغ:۔ سید محمد حسین شاہ صاحب

" تعلیم و تربیت:۔ قریشی محمد افضل صاحب

قائم مقام سیکرٹری تبلیغ:۔ منشی غلام محمد صاحب

قاہرہ (مصر)

پریذیڈنٹ:۔ السید محی الدین الحصنی

جنرل سیکرٹری:۔ الاستاذ محمد البسیونی

سیکرٹری مال:۔ الاستاذ احمد فتحی ناصف پلیڈر

سیکرٹری دعوت و تبلیغ:۔ الحاج عبد الحمید خورشید آفندی

" تعلیم و تربیت:۔ عبد الرحمن جابر آفندی

منسوخی وصایا!

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا منسوخ کر دی گئی ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ قاعدہ کے ماتحت ان سے کسی قسم کا چندہ لینا درست نہیں ہے۔ تاکہ ان کو اپنی غلطی کا احساس ہو۔

(۱) چوہدری احمد مسعود خان صاحب ڈسکہ موصی نمبر ۶۷۳۰ (۲) چوہدری محمد یعقوب صاحب مظرو ضلع سیالکوٹ موصی نمبر ۶۹۹۸ (۳) میاں غلام محمد صاحب باقرپور چک نمبر ۳۰ سرگودھا موصی نمبر ۵۱۷۸

(۴) علی احمد صاحب رسول پور ضلع سیالکوٹ نمبر ۶۸۱۹ (۵) میاں گل محمد خان صاحب بہیروز بی ضلع ڈیرہ غازیخان۔ مؤخر الذکر موصی نے چونکہ خود لکھ کر وصیت منسوخ کرائی ہے۔ اس لئے ان سے ہر قسم کا چندہ لینا جائز ہے۔ کوئی روک نہیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان برائے توجہ سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ

مجلس مشاورت سنہ ۴۳ء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیلی چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدیداروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ پہلے ہفتے میں ادائیگی چندہ کی تفصیل خزانہ کا کوپن نمبر معہ نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداران کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری اُن پر ہوگی۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کے قیام کی غرض

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تعلیم الاسلام کالج کی غرض یہ ہے کہ لڑکوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینیات کی تعلیم بھی دیجائے اور یہ تعلیم کسی اور جگہ نہیں دیجاتی۔ پس باہر کی جماعتوں کو اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں داخل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے" خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۵۰ء

ایک غلطی کی اصلاح

الفضل نمبر ۲۰۹ مورخہ ۵/۹ کے صفحہ ۵ پر عبد الوحید خان صاحب سابق داروغہ مہمان خانہ ربوہ کی طرف سے اُن کی چھوٹی بچی کی وفات کی جو خبر شائع کرائی گئی ہے۔ اس کے نیچے اُن کے نام کے ساتھ "انچارج مہمان خانہ ربوہ" درج ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ عبد الوحید خان صاحب نہ کبھی انچارج مہمانخانہ رہے ہیں۔ اور نہ اب ہیں۔

اُن کے خلاف کچھ الزامات تھے۔ جن کے پیش نظر محکمانہ تحقیقات کے بعد اُن کو ۱۰ جون سے برطرف کر دیا گیا ہوا ہے۔ اور اب اُن کا لنگرخانہ کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

اُن کی اصل پوزیشن داروغہ لنگرخانہ کی تھی جو کہ "انچارج" نہیں ہوتا۔ عبد الوحید خان صاحب کی بچی کی وفات پر دلی افسوس اور اُن کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔ خدا تعالیٰ اُن کو نعم البدل عطا کرے (خاکسار فضل الرحمن حکیم ناظر ضیافت قادیان)

اعلان

ذیل میں ان لڑکوں کے نام درج ہیں۔ جنہوں نے ڈھاکہ یونیورسٹی سے پاس کیا ہے۔

۱۔ محمد علی صاحب آئی۔کام تھارٹ بیلس یونیورسٹی ڈھاکہ (3rd in The University)

(۲) عطاء الرحمن خان صاحب خادم آئی۔ ایس سی ۱۲ بلیس یونیورسٹی ڈھاکہ (12th University)

(۳) سعید الحسین صاحب آئی۔ ایس سی ۶۰ بلیس یونیورسٹی ڈھاکہ (60th University)

(جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ۴ بخشی بازار ڈھاکہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں!

حب اٹھرا رجسٹرڈ:- اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل کورس گیارہ تولہ پونے چودہ روپے:- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ ۱۲۰۰-۱۳

(بقیہ صفحہ ۵)

تحریر فرمودہ مضمون زیر عنوان "پاکستان کے اخبار نویسوں سے" میں سے بعض قابل قدر سطور ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ مولانا موصوف رقمطراز ہیں:-

ان اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ وہ غیر مصدقہ خبریں شائع نہ کریں۔ محض جوش اور سنسنی پھیلا کر میدان جیتنے کے لئے بے بنیاد اور اشتعال انگیز خبریں شائع کرنے والے خطرناک قسم کے ڈاکو اور انسانیت کے قاتل ہیں۔ اگر ایسی بے احتیاطی ہو جائے تو بات کی پچ نہ کرنا چاہیئے۔ غلطی کا اعتراف کر لینا چاہیئے اپنی غلطی کا اعتراف پوری قوم کی ندامت سے بہتر ہے۔ اس لئے اخبار نویس کو سچا راست گو وسیع النظر اور فراخ دل ہونا چاہیئے۔

(۲) تعمیری اور اخلاقی اخبار نویسی کے لئے بے غرضی اور خودداری ضروری ہے۔ خود غرض اور لالچی انسان چھچھورا اور بداخلاق ہوتا ہے۔ جو چند پیسوں اور جھوٹی شہرت کے لئے دوسروں کی پگڑی اچھالنے اور عزت خراب کرنے سے نہیں چوکتا۔ اپنی اخلاقی اور ذہنی اصلاح کے بغیر دوسروں کی راہنمائی کا بیڑا اٹھانا قوم و ملک کو تباہ کرنا ہے۔

(۳) اخبار کی حیثیت ایک جج کی سی ہے اگر اخبار جانبداری کرے گا۔ تو پھر مظلوم کی فریاد ارباب انصاف تک کیسے پہنچیگی اس لئے وہ اخبار بہت خطرناک ہے جو جانبداری اختیار کر کے مجرموں کی حوصلہ افزائی کرے اور ظلم و تشدد کو جنم دے۔ اخبار نویس کا فرض ہے کہ وہ اچھی بات کو سراہے خواہ وہ کسی مخالف کی مذمت کرے۔ خواہ اس کا ارتکاب اپنے ہی کیوں نہ ہوں"

مولانا اخلاق حسین صاحب کی تحریر فرمودہ سطور کے پیش نظر ہمارے پاکستانی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اہل پاکستان کی صحیح راہنمائی کریں۔ اور جو لیڈر اور اخبارات غلط فہمیاں پھیلا کر پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ ان کے خلاف پورے زور سے آواز اٹھائیں تاکہ عوام ان کے پروپیگنڈا سے اور بھی متأثر ہو کر آئندہ پاکستان کے لئے خطرناک صورت اختیار نہ کرلیں۔ ہم ان لیڈروں اور اخبارات سے بھی جو آئے دن مختلف اسلامی فرقوں میں مذہبی اختلافات کا سوال اٹھا کر فتنہ و فساد کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ کہنا چاہتے ہیں کہ خدا للہ اپنی اصلاح کریں ورنہ جہاں وہ قوم و ملت کے راستہ میں مشکلات کے کانٹے بونے والے ٹھہریں گے۔ وہاں وہ اپنے اس رویہ کی وجہ سے اپنی پوزیشن بھی اہل پاکستان کی نظر میں نازک سے نازک تر بنا لیں گے جس کا نتیجہ آئندہ چل کر ان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوگا۔

اکتوبر سنہ ۵۰ء میں

آپکی قیمت اخبار ختم ہے۔ مہربانی فرما کر قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ یا ششماہی -/۱۳ سہ ماہی -/۷ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ مجبوراً وی پی ارسال خدمت ہوگا۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم ارسال فرمانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی پی کا خرچہ بچ جاتا ہے۔

۲۳۲۱۲	شیخ بشیر احمد صاحب
۲۳۲۳۷	شاہجہان بیگم صاحبہ
۲۳۳۳۶	نذیر احمد صاحب
۱۸۵۴۲	ملک نور محمد صاحب
۲۳۲۰۲	چوہدری رشید احمد خانصاحب
۲۳۱۸۹	محمد سردار صاحب
۲۳۱۹۰	ولی محمد صاحب
۷۰۵۱	محمد رمضان صاحب خطبہ
۲۱۵۷	چراغ دین صاحب
۲۳۲۷۱	حکیم علی احمد صاحب
۱۸۵۸۱	ماسٹر احمد دین صاحب

سپاری پاک
مستورات کی جوانی اور تندرستی کی محافظ
جریان اور سرعت کو دور کر کے قوت پیدا کرتی اور جسم کی رونق بڑھاتی ہے
خرابی حمل کی شفاء
عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور!

۲۰۵۸۷	عبد الحمید خان صاحب
۲۳۳۴۹	خورشید احمد صاحب
۲۳۳۵۰	حبیب اللہ صاحب
۱۶۸۴۳	محمد شیر اللہ صاحب
۲۱۶۱۱	شیخ محمد بشیر صاحب
۲۱۴	بیگم محمد عثمان صاحب
۲۳۲۰۳	پارس خان صاحب
۲۱۲۴۰	شیخ رحمت اللہ صاحب
۲۲۲۴۵	میاں عبد الحمید صاحب
۱۵۲۲۹	لال دین صاحب
۲۳۴۱۱	نواب علی صاحب
۲۱۳۳۸	مستری عبد الکریم صاحب
۱۸۹۱۹	چوہدری فضل احمد صاحب
۲۱۶۸۳	غلام محمد صاحب
۲۶۳۳	میاں عطاء اللہ صاحب خطبہ
۹۸۵۸	عزیز محمد صاحب
۲۱۲۵۴	فتح داد صاحب

دواخانہ خدمت خلق
ہمدرد نسواں: جن عورتوں کے بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا چھوٹے بچے خصوصاً اس ماہ فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کا مجرب اور کارگر علاج قیمت ۹ ماہ کی دوائی ۱۹ روپیہ
اکسیر جنین: جو لوگ روپیہ خرچ کر سکتے ہوں۔ انہیں حب اٹھرا کے ساتھ یہ دوا بھی استعمال کرنی چاہیئے۔ اٹھرا کی گولیوں کے اثر کو بڑھا دینے والی دوائی ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے -/-/۴
دوائی فضل الٰہی: جن عورتوں کو لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا نہایت ہی کامیاب علاج ہے۔ پہلے ماہ سے استعمال کیا جائے تو خدا کے فضل سے تندرست بچہ پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۹ ماہ کی دوائی سولہ ۱۶ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

درخواست دعا

میری لڑکی میو ہسپتال میں نہایت تشویشناک حالت میں بیمار ہے۔ اور ڈاکٹر بھی مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ احباب کرام درد دل سے میری لڑکی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار محمد یعقوب ننگلی کاتب دفتر الفضل لاہور)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب سینئر سب جج بہادر گجرات

دعویٰ باپیل دیوانی

عبد الحکیم ولد میاں محمد عظیم سکنہ کڑیانوالہ تحصیل گجرات

بنام سردار ی لال ولد لالہ لشیشر لال کھتری سکنہ شادیوال تحصیل گجرات حال ہندوستان

اپیل بنارامنی حکم صاحب بہادر مورخہ ۔۔۔ جس کی رو سے یاد عویٰ -/۱۰۰۰ روپیہ

بنام: سرداری لال ولد لشیشر لال کھتری سکنہ شادیوال تحصیل گجرات حال ہندوستان

مندرجہ صدر عنوان بالا میں مسمی سرداری لعل مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بذا بنام سرداری لال مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سرداری لال مذکور تاریخ ۵۰/۱۰/۱۰ کو مقام گجرات حاضر عدالت بذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۵۰/۹/۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ....

(مہر عدالت)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاعدہ یسرنا القرآن
(مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
اور قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن
ملنے کا پتہ:- دفتر یسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ
ہدیہ: قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے
قرآن مجید: بے جلد ساڑھے پانچ روپے۔ یا زائد پانچ روپے فی کاپی
مجلد سات روپے۔ پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے فی کاپی۔ پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ۔ پارہ عم چار آنے

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منٹگمری اور ملتان میں دریائے راوی کی تباہیاں

گاڑیوں کی آمد و رفت ایک ماہ بند رہے گی۔ وزیر مواصلات کا اعلان

لاہور ۲۵ ستمبر: سردار بہادر خان وزیر مواصلات نے انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ جرنیلی سڑک کے ساتھ ریلوے میں لائن کو جو نقصان پہنچا ہے اسے دوبارہ شروع کرنے میں تقریباً ایک ماہ لگے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ نارووال لائن کو چھوڑ کر باقی تمام لائنوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت جلد شروع ہو جائے گی۔

آپ نے ان لوگوں پر جو ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کے کام کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کا کام کر رہے ہیں۔ اعتماد کا اظہار کیا آپ نے فرمایا کہ منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دن رات کام کر کے پانی کے خشک ہونے تک ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع کر دیں گے۔ آپ نے دورہ سے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ شیخوپورہ کا ضلع سیلاب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ عوام کے مصائب و آلام دیکھ کر از حد دکھ ہوا۔ پنجاب کے عوام کے لئے سیلاب ایک خوفناک قہر سے کم نہیں جو نازل ہوا۔ پنجاب کے عوام نے جس حوصلے اور استقلال سے یہ تمام مصیبت جھیلی ہے آپ نے اس پر اظہار خوشنودی کیا اور فرمایا کہ ابتلا کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اب لوگوں کو اپنی مساعی جمع کر کے اپنے نقصان کی تلافی کی طرف توجہ دینی چاہئیے

آپ نے مزید کہا کہ سیلاب حکومت کی آنکھ کھولنے کے لئے کافی ہے۔ آئندہ سیلاب عوام کے لئے وجہ تعجب نہیں ہونا چاہئیے۔

بعد کی جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ منٹگمری اور ملتان کے علاوہ باقی تمام اضلاع میں حالات اچھے ہیں۔ صرف ملتان اور منٹگمری میں صورت حالات خراب ہے کیونکہ لاہور سے جو پانی ان دونوں اضلاع میں پہنچا ہے۔ اس کا بہاؤ بہت ہی تیز ہے۔ حکام کی طرف سے پانی کے بہاؤ کو روکنے کیلئے خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

منٹگمری میں پانی دریائے راوی کے بائیں کنارے پر پانچ سے لے کر ۱۲ میل تک پھیلا ہوا ہے۔ کئی دیہات بالکل الگ تھلگ ہو چکے ہیں فوجی حکام عوام کو امداد پہنچا رہے ہیں۔ سیالکوٹ میں حالات معمول کی صورت اختیار کر رہے ہیں لائلپور میں بھی سیلاب ختم ہو رہا ہے۔

پاکستان کیلئے ایک اقتصادی ماہر

لیک سکسیس ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ تین افراد پر مشتمل ماہرین کی ایک جماعت عنقریب ایران کے لئے روانہ ہو رہی ہے۔ تاکہ وہاں حکومت کو معاشرتی خوشحالی اور اقتصادی بہبودی کے مسائل پر مناسب مشورہ امداد دی جا سکے۔ اس کے علاوہ ایک اقتصادی ماہر کی خدمات مملکت پاکستان کو بھی پیش کی گئی ہیں جو لاہور میں قائم ہونے والے ایشیائی زراعتی و اقتصادی تربیت کے مرکز سے وابستہ ہوں گے۔

پاکستان تشریف لانے والے ماہر کا نام ڈاکٹر مورڈے کائی ایزیکیل ہے۔ وہ اقوام متحدہ کے خوراک اور زراعت کے ادارے کے اقتصادی تجربہ کے ماہر ہیں۔ وہ لاہور میں قائم ہونے والے ایشیائی مرکز کے بانیوں اور منتظموں میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ اس مرکز میں مختلف ممالک سے ماہر اور دوسرے عہدیدار اقتصادی اور زرعی منصوبوں کو بکفایت چلانے کی مناسب تربیت حاصل کریں گے

مسلم لیگ آئندہ انتخابات میں

بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگی

لاہور ۲۵ ستمبر۔ صوبہ میں آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسلم لیگ بھاری اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ یہ ہیں وہ الفاظ جن کا اظہار صوفی عبدالحمید صاحب صدر صوبہ مسلم لیگ پنجاب نے ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خاں اور جھنگ کے اضلاع کا تین ہفتوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد اے۔ پی۔ پی کے نمائندے سے ایک خاص انٹرویو میں کہا۔

صدر صوبہ مسلم لیگ جنہوں عوام کے سامنے مسلم لیگ کا موقف پیش کرنے اور مسلم لیگ کی تنظیموں میں حیات نو پیدا کرنے کے لئے یہ دورہ کیا ہے کہا کہ وہ اس پختہ یقین کے ساتھ واپس آئے ہیں کہ صوبے کے عوام پاکستان کو اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ایک سیاسی وحدت کی شکل میں مستحکم کرنے کے لئے مسلم لیگ کی پوری حمایت و معاونت کریں گے۔ تاکہ اقتصادی ثقافتی اور سماجی طور پر پاکستان کی بہتر تعمیر کی جا سکے۔ مسلم لیگ کی کامیابی پر اپنے وثوق کی وجہ بتلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ نے لوگوں کے دل و دماغ پر چھا کر کیا ہوا ہے۔ اور اگر مسلم لیگ نے جیسا کہ یقین واثق ہے عوام کی خواہشات کے مطابق کوئی واضح اور تعمیری پروگرام پیش کیا تو اس کا مستقبل نہایت محفوظ اور روشن ہے۔ مسلم لیگ کو باقی تمام جماعتوں سے فوقیت حاصل ہے۔

"زمیندار" اور "آزاد" کی باتیں

معاصر روزنامہ "زمیندار" کی اشاعت ۲۶ ستمبر کے فکاہات کالم میں سٹار نیوز ایجنسی کی ایک خبر پر جو الفضل مورخہ ۲۲ ستمبر میں شائع ہوئی ہے تمسخر اڑایا گیا ہے۔ کیونکہ خبر میں "میدان عرفات" کی بجائے "کوہ عرفات" لکھا گیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ علاوہ دوسرے اخبارات کے خود "زمیندار" ۲۳ ستمبر ۱۹۵۰ء میں یہ خبر بعینہٖ اسی طرح شائع ہوئی ہے اور اس میں بھی کوہ عرفات ہی لکھا گیا ہے اور اسی طرح سہ پہر کی قربانیوں کا ذکر ہے۔ معاصر کے فکاہات نویس جو شاید خود پکے اہل حدیث ہیں شاید اسکا جواب یہ فرمائینگے کہ زمیندار کوئی مذہبی اخبار نہیں کہ اس کے مدیران مخابرات ایسی باتوں کا صحیح علم رکھیں ہم ان کا یہ عذر قبول کرتے ہیں اب ہم معاصر "قاصد" کا جو مودودی ایسے عالم دین کا ترجمان ہے ایک عنوان پیش کرتے ہیں۔

کوہ عرفات پر باران رحمت

اس عنوان کے تحت معاصر قاصد اطلاع دیتا ہے

"جس وقت حاجیوں کی جماعت کوہ عرفات پر سر جھکائے کھڑی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جب حاجی پہاڑ سے نیچے اترنے لگے تو بارش ہو گئی۔

(قاصد ۲۶ ستمبر ۵۰ء)

لیجئے معاصر قاصد کے مدیر مخابرات نے کوہ کا ترجمہ "پہاڑ" بھی لکھ دیا ہے کہ کتابت وغیرہ کی غلطی کا بھی شک و شبہ نہ رہے۔ پھر ۲۶ ستمبر کے زمیندار میں "حج کے مناسک" کے زیر عنوان جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ اسی میدان (عرفات) میں ایک پہاڑی جبل رحمت بھی ہے۔

اب اگر زمیندار کے فکاہات نویس اپنا تمسخر خود ہی واپس لے لیں تو شاید بہتر ہو ورنہ اللہ تعالیٰ صاف صاف فرماتا ہے

اللہ یستھزئ بھم و یمدھم فی طغیانھم

(۲)

معاصر "زمیندار" اور اس سے لے کر احراریوں کے "آزاد" نے ایک خبر حاشیہ چڑھا کر یہ شائع کی ہے کہ جھانسی میں قادیان کے رہنے والے کسی لالہ جیون مل رام رکھا مل نے خبر پہنچائی ہے کہ قادیان کے قبرستان پر بجلی گری جس سے مُردوں کی ہڈیاں بھی باہر آگئیں جو جلی ہوئی پائی گئیں۔

ملاحظہ ہو گویا قادیان کے قبرستان پر بجلی گرنے کی خبر کا پہلے جھانسی جانا ضروری ہے۔ اگر یہ خبر سچی تھی تو سیدھی لاہور کیوں نہ پہنچی۔ لاہور نہ سہی۔ تو امرتسر ہی پہنچتی۔ جہاں سے یہاں آسانی سے منتقل کی جا سکتی تھی۔

پھر خبر میں صرف قادیان کے کسی قبرستان کا ذکر ہے۔ مگر زمیندار اور آزاد نے اس کو اس انداز سے شائع کیا ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ یہ بجلی گویا احمدیوں کے قبرستان "بہشتی مقبرہ" پر گری ہے۔ ہم کسی دوسری جگہ اس کی تردید شائع کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو جنہیں زمیندار اور آزاد ورغلانا چاہتے ہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ قادیان میں صرف احمدیوں کا ہی قبرستان نہیں ہے۔ بلکہ ان لوگوں کا بھی الگ قبرستان ہے جو احراریوں کی فتنہ طرازیوں میں ان کے مددگار ہوا کرتے تھے۔ اور اب وہاں ان کی یادگار صرف یہ قبرستان ہی باقی ہے قادیان کے کسی قبرستان پر بجلی گرنے کی خبر اگر صحیح ہے تو جیسا کہ تردید سے معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ احمدیوں کا قبرستان نہیں ہے بلکہ احراریوں اور ان کے مددگاروں کا قبرستان ہوگا۔ واللہ اعلم

بنکاری کے نظام کو از سر نو منظم کیا جائے

لاہور ۲۶ ستمبر مسٹر عبدالوحید خان رکن دستور ساز اسمبلی نے سود ختم کرنے اور پاکستان میں بنکاری کو نئے اسلامی اصولوں پر استوار کرنے کے متعلق جو قرارداد پیش کی تھی وہ بجٹ کے لئے منظور کر لی گئی ہے

مسٹر عبدالوحید نے ایک بیان میں بتایا کہ قائد اعظم مرحوم نے یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے موجودہ نظام کی مذمت کی تھی اور پاکستان میں منافع تقسیم کرنے کے اصول پر بنک کاری کے نظام کو استوار کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ قرارداد مقاصد میں بھی یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ پاکستان میں قرآن اور سنت رہنمائی کریں گے۔ قرآن نے سود کو ناجائز قرار دیا ہے اور اسے خدا اور رسول کے خلاف جہاد قرار دیا ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اب دنیا بھی اس امر کو تسلیم کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سود کی شرح پہلے کی بہ نسبت کم ہو رہی ہے۔ آپ نے اپنی قرارداد کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ کسانوں اور غریبوں کو ضمانت پر بنک بلا سود کے قرض دیں اور کارخانوں اور تجارت میں روپیہ بغیر سود کے لگائیں۔ البتہ منافع میں حصہ دار بنیں۔ علاوہ ازیں زیادہ رقم لگانے کے لئے بنکوں اس طرح دستیاب ہوگی۔ کہ بنکوں میں رقومات جمع کرانے والے سود حاصل کرنے کی بجائے بنکوں کو کچھ رقم دیا کریں گے۔

برلن ۲۶ ستمبر روسیوں نے ۲۶ کشتیوں کو جو مغربی برلین جا رہی تھیں۔ انہیں روک لیا۔